بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No L. 5254

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ | ۲۴ تبلیغ ۱۳۴۰ ہش | ۲۴ فروری ۱۹۶۱ء | نمبر ۴۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۳ فروری بوقت ۹½ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت آج صبح اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔

احباب حضور کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

کانگو میں خانہ جنگی روکنے کیلئے افریقی کمان قائم کرنے کا مطالبہ

کانگو کی پارلیمنٹ کا اجلاس بلایا جائے۔ چھ افریقی ملکوں کے وزرائے خارجہ کا بیان

عکرہ ۲۳ فروری۔ چھ افریقی ملکوں کے وزرائے خارجہ نے ایک مشترکہ اعلان میں مطالبہ کیا ہے کہ کانگو میں افریقی کمان قائم کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی فوج کو نئے سرے سے منظم کیا جائے۔ مقامی فوجوں کو غیر مسلح کیا جائے۔ سب سیاسی لیڈروں کو رہا کر دیا جائے اور کانگو کی پارلیمنٹ کا اجلاس بلایا جائے۔ افریقی ملکوں کے وزرائے خارجہ کا اجلاس گھانا کے صدر نکرومہ نے بلایا تھا۔ اس اجلاس میں گنی، مالی، متحدہ عرب جمہوریہ اور آزاد الجزائری حکومت کے وزراء نے شرکت کی بعد ازاں جو مشترکہ اعلان جاری کیا گیا اس میں بتایا گیا ہے کہ کانگو میں واحد قانونی حکومت مسٹر گزینگا کی ہے۔ جو لوممبا کی سابق حکومت میں نائب وزیر اعظم تھے۔ اور اب انہوں نے سٹینلے ول میں اپنی حکومت کا صدر مقام قائم کر رکھا ہے۔

مشترکہ اعلان میں کہا گیا ہے کہ افریقی کمان کو کانگو میں امن و قانون کے قیام کی مکمل ذمہ داری سنبھالنی چاہئیے۔ اعلان میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ کانگو سے تمام غیر ملکی سفارتی نمائندے ہٹا لئے جائیں۔ کانگو میں لام بندی کے سب اقدامات ختم کرا دیئے جائیں تمام سیاسی لیڈروں کو رہا کرایا جائے۔ کانگو کی پارلیمنٹ کا اجلاس طلب کیا جائے۔ ملک میں تمام دستوں کو غیر مسلح کرایا جائے اور گزینگا کی حکومت کو تسلیم کیا جائے۔

مدھیہ پردیش کے فسادات میں ۵۵ افراد ہلاک اور ۱۵۸ شدید مجروح ہوئے

صوبائی اسمبلی میں نائب وزیر داخلہ کا بیان

نئی دہلی ۲۳ فروری۔ مدھیہ پردیش کے اضلاع جبل پور، ساگر، داموہ اور نرسنگ پور میں حالیہ فسادات میں ۵۵ اشخاص ہلاک اور ۱۵۸ افراد زخمی ہوئے تھے۔ امور داخلہ کے نائب صوبائی وزیر مسٹر ڈکشت نے صوبائی اسمبلی میں مزید بتایا کہ حکومت ان فسادات کی مفصل تحقیقات کرائے گی۔ مسٹر ڈکشت نے کہا کہ فسادات کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے گی جس میں ہائی کورٹ کا ایک جج بھی شامل ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ فسادات کی تحقیقات سے متعلق حکومت کے فیصلہ کا اعلان مناسب وقت پر کر دیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ مذکورہ بالا شہروں میں فسادات کے سلسلہ میں کل ۱۲۳۸ افراد گرفتار کئے گئے تھے۔ صوبائی وزیر اعلیٰ مسٹر کاٹجو نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ صوبہ کے جتنے علاقے فرقہ وارانہ فسادات سے متاثر ہوئے ہیں۔ ان سب میں فسادات کے اسباب کی تحقیقات کرائی جائے گی۔ انہوں نے اس بات کی تردید کی کہ حالیہ فسادات کی تحقیقات کرنے کے لئے مرکزی حکومت کی طرف سے کوئی شخص نامزد کیا گیا ہے۔ نائب وزیر داخلہ مسٹر ڈکشت نے بتایا کہ فساد سے متاثرہ افراد کی امداد اور آبادکاری کے لئے دو لاکھ ستر ہزار پانچ سو روپے کی رقم منظور کی گئی ہے۔

مردم شماری کے نتیجہ کا اعلان ۴ مارچ کو ہوگا

لاہور ۲۳ فروری۔ تمام اضلاع سے مردم شماری کی تفصیل کمشنر مردم شماری کو روانہ کی جا چکی ہے۔ اور اس کی دوبارہ جانچ پڑتال کی جا رہی ہے۔ صوبائی نتائج کا اعلان وزارت داخلہ ۴ مارچ کو کراچی میں کر دیگی۔

پنڈت پنت کی حالت بدستور تشویشناک ہے

نئی دہلی ۲۳ فروری۔ بھارتی وزیر داخلہ پنڈت پنت کی حالت ابھی تک تشویشناک ہے تاہم ان کے دل کی حالت بہتر ہے۔ گزشتہ پیر کو ان کے دماغ پر مرض کا حملہ ہوا تھا

زمیندار احباب کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

- مجلس مشاورت ۱۹۵۹ء میں فیصلہ ہوا تھا کہ زمیندار احباب اپنی پیداوار بڑھانے کی کوشش کریں۔
- سکرٹریان زراعت اپنی اپنی کارگزاری کی رپورٹ مرکز میں دیں۔ تا پیداوار بڑھانے کے متعلق جماعتوں کی کوشش کا جائزہ لیا جا سکے۔ اس لئے جملہ سکرٹریان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ گندم، کپاس، مکئی کی اوسط پیداوار کی رپورٹ ۵ مارچ تک دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔
- رپورٹ میں گزشتہ دو فصلوں کا موازنہ دکھایا جائے۔

ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

کانگو کے متعلق عرب جمہوریہ کا رویہ

دمشق ۲۲ فروری۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال ناصر نے کہا ہے کہ ہم افریقہ میں اسرائیل کے اثر و نفوذ کو روکنا چاہتے ہیں انہوں نے کہا کہ مسٹر لوممبا کے قتل کے بعد بھی امریکہ کی طرف کاسا وو بو کی حمایت اس قتل کی سازش سے امریکہ کے تعلق کا واضح ثبوت مہیا کرتی ہے۔ صدر ناصر نے اپنے بیان میں اقوام متحدہ اور سکرٹری جنرل ہمرشولڈ کے خلاف نکتہ چینی نہیں کی۔ سیاسی مبصروں نے صدر ناصر کے بیان کے اس نسبتاً نرم لہجہ سے یہ تاثر لیا ہے کہ صدر ناصر کانگو کے مسئلہ کو روس یا مغرب کی مداخلت سے آزاد رہ کر بین افریقی بنیاد پر اقوام متحدہ کے تعاون سے حل کرنے کے حامی ہیں۔

جاپانی اقتصادی وفد کراچی پہنچ گیا

راولپنڈی ۲۳ فروری۔ پاکستان کا دورہ کرنے والا جاپان کا غیر سرکاری اقتصادی وفد یہاں سے کراچی روانہ ہو گیا۔ راولپنڈی میں اپنے قیام کے دوران جاپانی وفد نے وزیر صنعت اور وزارت خزانہ اور صنعت کے سکرٹریوں سے ملاقاتیں کیں۔

کپڑے کی قیمتوں اور سٹاک سے متعلق فیصلے

کراچی ۲۳ فروری۔ کراچی میں کپڑے کے کارخانوں کے مالکوں نے فیصلہ کیا ہے کہ کپڑے کی تمام اقسام کی قیمتوں کا اعلان کیا جائے گا۔ کپڑے کا تمام سٹاک تھوک فروشوں کو دیا جائے گا۔ اور کوئی کارخانہ کپڑے کا سٹاک اپنے پاس نہیں رکھے گا۔

— لیوپولڈول ۲۳ فروری۔ کانگو میں سیاسی حریفوں کو قتل کرنے کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ لوممبا کے قتل کے بعد کل رات ان کے بارہ حامیوں کے قتل کی تصدیق ہو گئی تھی۔ آج اطلاع ملی ہے کہ کانگو کے دو جج بھی ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ر فروری ۶۱ء

اسلام اور علومِ جدیدہ

جب سے اسلامی دنیا کو مغربی تہذیب اور مغرب کے جدید علوم و فنون سے واسطہ پڑا ہے بہت سے ایسے مسلمان علماء ہوئے ہیں جو یہ چاہتے رہے ہیں کہ مسلمان بھی وہی سائنسی ترقیاں کریں جو یورپ نے کی ہیں اور اس غرض سے اکثر ان علماء نے کوشش کی ہے کہ علوم جدیدہ اور اسلام کی باہم تطبیق کی جائے تاکہ وہ زمانہ کے ساتھ ساتھ چل سکیں۔ علماء کا ایک گروہ جو قلیل ہے اسی خیال کا حامی رہا ہے۔ اس گروہ کے علاوہ علماء کا ایک بڑا گروہ ایسا رہا ہے جو علوم جدیدہ کو مسلمانوں کے لئے خطرناک خیال کرتا رہا ہے اور یہ کوشش کرتا رہا ہے کہ وہ علوم جدیدہ سے قطعاً آشنا نہ ہوں۔

انگریزوں کے ہندوستان میں استحکام پر علمائے اسلام کے یہ دو متقابل گروہ یہاں بھی ظہور پذیر ہو گئے۔ ایک بہت بڑا طبقہ شروع شروع میں مغربی علوم کے خلاف رہا ہے تاہم سرسید احمد مرحوم اور اسکے ساتھیوں نے اس قدامت پسندی کے خلاف نہ صرف آواز اٹھائی بلکہ عملاً ان کے خلاف ایک محاذ قائم کیا۔ اور قدیم مدارس و مکاتب کے بالمقابل ایک نئی تعلیمگاہ کی بنیاد رکھی جس میں علوم جدیدہ کی تعلیم کا بندوبست کیا گیا۔ بہت سے مسلمانوں نے اپنے بچوں کو اس تعلیم گاہ میں تعلیم دلانے کا اہتمام کیا۔ اور اسکے نمونہ پر اکثر بڑے بڑے قصبوں میں انجمنیں قائم کر کے مدارس کھولے جن میں سرکاری یونیورسٹیوں کے مقررہ نصاب کے ساتھ کسی قدر دینیات کی تعلیم کا بھی اہتمام کیا گیا۔

یہ درست ہے کہ ان تعلیم گاہوں میں اسلامی تعلیم دی جاتی ہے مگر وہ اتنی مختصر ہوتی ہے کہ اس کا اثر طلبہ پر زیادہ نہیں رہتا اور ایک اسلامی کالج اور ایک عیسائی مشن کے طلبہ کی ذہنی الحان تقریباً یکساں ہوتی ہے دونوں میں کوئی زیادہ فرق نہیں ہوتا۔ یہ اور بات ہے کہ کوئی خاص طالب علم دین میں خاص دلچسپی رکھتا ہو۔ اور وہ دینی علوم میں دوسروں سے بڑھ کر ہو۔

اس جدید طرز تعلیم کے ساتھ ساتھ قدیم قسم کے مکاتب بھی چلتے رہے اور اکثر وہ لوگ جو اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلانا چاہتے ہیں ان مکاتب میں تعلیم پاتے رہے۔ تاہم یہ ممکن نہیں تھا کہ یہ قدیم قسم کے مکاتب جدید علوم کے اثرات سے بالکل مبرا رہتے۔ اس طرح بعض ایسے مکاتب بھی قائم کئے گئے جن میں قدیم علوم کے ساتھ ساتھ جدید علوم کی تعلیم کا بھی کسی قدر بندوبست کیا گیا۔ مثلاً مولانا شبلی مرحوم نے ایسی ہی تعلیم گاہ کی بنیاد رکھی اور ساتھ ہی ایک دار المصنفین بھی کھولا جس کے ارکان نے اسلامی تاریخ اور دینیات کے متعلق واقعی بعض اچھی کتابیں لکھی ہیں۔

اسکے باوجود حقیقت یہ ہے کہ برصغیر ہند کے مسلمانوں میں تعلیم یافتہ لوگوں کے دو گروہ جن کو متضاد گروہ کہا جاسکتا ہے شروع ہی سے چلے آتے ہیں۔ ایک گروہ جو مغربی علوم میں مگن ہے اور دوسرا علماء کا گروہ جنکی تعلیم میں مغربی علوم کو بہت کم دخل ہے یہ دونوں گروہ آج بھی اپنی اپنی خصوصیت کیساتھ موجود ہیں اور دونوں میں بہت سے دینی تنازعات چل رہے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حقیقت کو شروع ہی سے بھانپ لیا تھا۔ اور آپ نے نہایت واضح الفاظ میں اسلام کی حفاظت کے لئے وہ راستہ بتایا جو مسلمانوں کو تعلیم میں اختیار کرنا چاہیئے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ

"میری یہ باتیں اس لئے ہیں کہ تا تم جو بے سود تعلق رکھتے ہو اور اس تعلق کی وجہ سے میرے اعضاء ہو گئے ہو۔ ان باتوں پر عمل کرو۔ اور عقل اور کلام الٰہی سے کام لو تاکہ سچی معرفت اور یقین کی روشنی تمہارے اندر پیدا ہو اور تم دوسرے لوگوں کو ظلمت سے نور کی طرف لانے کا وسیلہ بنو اس لئے کہ آج کل اعتراضوں کی بنیاد طبعی اور طبابت اور ہیئت کے مسائل کی بناء پر ہے اس لئے لازم ہوا کہ ان علوم کی ماہیت اور کیفیت سے آگاہی حاصل کریں تاکہ جواب دینے سے پہلے اعتراض کی حقیقت تو ہم پر کھل جائے ـــــ میں ان مولویوں کو غلطی پر جانتا ہوں جو علوم جدیدہ کی تعلیم کے مخالف ہیں وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علوم جدیدہ کی تحقیقات اسلام سے بدظن اور گمراہ کر دیتی ہے اور وہ یہ قرار دیئے بیٹھے ہیں کہ گویا عقل اور سائنس اسلام سے بالکل متضاد چیزیں ہیں۔ چونکہ خود فلسفہ کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس لئے اپنی اس کمزوری کو چھپانے کے لئے یہ بات تراشتے ہیں کہ علوم جدیدہ کا پڑھنا ہی جائز نہیں۔ ان کی روح فلسفہ سے کانپتی ہے اور نئی تحقیقات کے سامنے سجدہ کرتی ہے ......

پس ضرورت ہے کہ آج کل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جد و جہد سے حاصل کرو۔ لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے جو بطور انتباہ میں بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم ہی میں یکطرفہ پڑ گئے اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہلِ دل اور اہلِ ذکر کے پاس بیٹھنے کا ان کو موقعہ نہ ملا اور وہ خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے۔ اور اسلام سے دور جا پڑے اور بجائے اسکے کہ ان علوم کو اسلام کے تابع کرتے الٹا اسلام کو علوم کے ماتحت کرنے کی بے سود کوشش کر کے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمات کے متکفل بن گئے مگر یاد رکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے۔ یعنی دینی خدمت وہی بجا لاسکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو۔

بات یہ ہے کہ ان علوم کی تعلیمیں پادریت اور فلسفیت کے رنگ میں دی جاتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان تعلیمات کا دلدادہ چند روز تو حسن ظن کی وجہ سے جو اس کو فطرتاً حاصل ہوتا ہے۔ رسوم اسلام کا پابند رہتا ہے۔ لیکن جوں جوں ادھر قدم بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ اسلام کو دور چھوڑ جاتا ہے اور آخر ان رسوم کی پابندی سے بالکل ہی رہ جاتا ہے اور حقیقت سے کچھ تعلق نہیں رہتا یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے اور ہوا ہے یکطرفہ علوم کی تحقیقات اور تعلیم میں منہمک ہونے کا۔ بہت سے لوگ قومی لیڈر کہلا کر بھی اس رمز کو نہیں سمجھ سکے۔ کہ علوم جدیدہ کی تحصیل جب ہی مفید ہو سکتی ہے جب محض دینی خدمت کی نیت سے ہو اور کسی اہلِ دل آسمانی عقل اپنے اندر رکھنے والے مردِ خدا کی صحبت سے فائدہ اٹھایا جائے۔"

یہ تعلیمی چارٹر ہے جس کو مسلمانوں کو اختیار کرنا چاہیئے۔ چنانچہ قادیان میں تعلیم الاسلام کالج کے افتتاح پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو تقریر فرمائی اس میں کالج کے قیام کی یہی اغراض بتائی ہیں کہ علوم جدیدہ نے جو اعتراضات اسلام پر کئے ہیں ان کا جواب انہی علوم سے دیا جائے۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نے جو تعلیم گاہیں قائم کی ہیں ان کی غرض یہی ہے کہ علوم جدیدہ کو حاصل کیا جائے اور بڑی جدّ و جہد سے حاصل کیا جائے لیکن ان علوم میں یکطرفہ نہ پڑیں اور ان میں ایسا محو اور منہمک نہیں ہوں کہ ہم اسلام سے ہی دور جا پڑیں۔ بلکہ ہم ان علوم کو اسلام کے تابع کریں نہ کہ اسلام کو ان علوم کا تابع بنائیں۔ اسکے لئے ضروری ہے کہ ہم اہلِ ذکر سے ملیں اور آسمانی روشنی اپنے اندر پیدا کریں۔ ورنہ ہم اسلام کو کوئی فائدہ نہ پہنچا سکیں گے۔

اعلان برائے طالبات مڈل

جن طالبات نے مڈل کا امتحان دیا ہے وہ سکول میں حاضر ہو جائیں انکی نہم کی تعلیم شروع کر دی جائے گی۔ غیر حاضری کی صورت میں دس غیر حاضریوں پر نام کٹ جائے گا۔

ہیڈ مسٹرس
نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

اعلان برائے انتخاب نمائندگان مجلس مشاورت و تجاویز

امسال مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۴-۲۵-۲۶ مارچ ۱۹۶۱ء بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار حسب سابق تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ہال میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ نمائندگان کے متعلق اطلاع حسب ذیل مسودہ کے مطابق دفتر ہذا میں بھجوائیں تو مناسب ہوگا۔

جماعت احمدیہ ......(نام جماعت)..... ضلع .... نے اپنے اجلاس منعقدہ ....(تاریخ اجلاس)........ میں مندرجہ ذیل احباب کو جملہ شرائط شائع شدہ برائے نمائندگان کو ملحوظ رکھتے ہوئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء کے لئے نمائندہ منتخب کیا ہے نیز یہ بھی تصدیق کی جاتی ہے کہ یہ احباب بقایا دار نہیں ہیں۔

(۱) دستخط سیکرٹری مال ....

(۲) دستخط صدر / امیر جماعت احمدیہ .... ضلع ....

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک نہایت عظیم الشان اور روح پرور تقریر

مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں نہایت اہم اور ضروری ہدایات

احمدیت کی ترقی کیلئے ضروری ہے کہ تحریک جدید کو اچھی طرح سمجھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے

اس تحریک میں جو القائے ربانی کے ماتحت جاری کی گئی ہے جماعت کی ترقی کے تمام بنیادی اصول موجود ہیں

۲۱ اکتوبر ۱۹۴۶ء بمقام قادیان

تسط چہارم

پس میں

تحریک جدید کے طلباء

کو بھی اس طرف توجہ دلاتا ہوں اور انہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ان کو اپنے سامنے ہمیشہ وہ مقصد رکھنا چاہیئے جو اسلام کا منتہی ہے اور جس کے لئے تحریک جدید جاری کی گئی ہے۔ میں اس یقین اور وثوق پر اب قائم ہو چکا ہوں۔ ایسا ہی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر جیسے دنیا میں کوئی مضبوط ترین چٹان قائم ہو کہ دنیا کا واحد علاج اس وقت مغربیت کا کچلنا ہے۔ جب تک ہم مغربیت کو کچل نہیں سکتے۔ اس وقت تک دنیا میں روحانیت قائم نہیں ہو سکتی یہ ناسور ہے جو دنیا کو ہلاک کر رہا ہے اور جب تک اس ناسور کو کاٹ کر الگ پھینک نہیں دیا جائیگا۔ دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ منافقت اس سے ترقی کرتی ہے۔ کفر اس سے ترقی کرتا ہے نافرمانی اس سے ترقی کرتی ہے۔ شرک اس سے ترقی کرتا ہے۔ مداہنت اس سے ترقی کرتی ہے۔ اباحت اس سے ترقی کرتی ہے۔ دہریت اس سے ترقی کرتی ہے غرض یہ ساری بیماریوں کی جان ہے اور اس کے کسی ایک حصہ کو بھی باقی رہنے دینا ایسا ہی ہے جیسے طاعون یا ہیضہ کے بہت سے کیڑے تو مار دیئے جائیں مگر ہیضہ اور طاعون کے کچھ کیڑے محفوظ رکھ لئے جائیں۔ پس تحریک جدید کے طلباء کو یہ امر ہمیشہ اپنے مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ان کا مقصد مغربیت کی روح کو کچلنا ہے۔ بے شک بعض طالب علموں کے ماں باپ کے ذہن میں یہ بات موجود ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو خدمت دین کے لئے وقف کر دیں گے۔ لیکن اصل قربانی یہ ہے کہ انسان ان ممالک میں تبلیغ کے لئے جائے۔ جن ممالک میں جانا ہر قسم کے خطرات اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ لیکن چونکہ جانا اپنے اختیار میں نہیں ہوتا۔ بلکہ امام جہاں بھیجے وہاں جانا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے دل میں ارادہ یہ رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کے لئے ہم ہر قسم کے خطرات قبول کرنے کے لئے تیار رہیں گے۔ خصوصیت سے جب کوئی مبلغ مغرب میں جائے تو اس کو ہمیشہ یہ امر اپنے مدنظر رکھنا چاہیئے کہ مغربیت کو کچلنا اس کے فرائض میں داخل ہے۔ اگر وہ اس فرض کو ادا نہیں کرتا تو وہ اسلام سے تمسخر کرتا اور ہم کو بے وقوف بنانا چاہتا ہے۔ لیکن ہم بے وقوف نہیں ہیں۔ بچپن میں ایک ہمارے استاد ہوا کرتے تھے۔ انہوں نے جس روز دیکھنا کہ ہم گھر سے مٹھائی لے کر نکلے ہیں تو دور سے ہی ہمیں دیکھ کر کہنا شروع کر دینا کہ میں مٹھائی نہیں کھایا کرتا

بچپن کی حماقت

جب ہم ان کے مونہہ سے یہ الفاظ سنتے تو اچھل کر استاد صاحب سے چمٹ جاتے اور کہتے کہ ہم تو آپ کو مٹھائی کھلا کر ہی رہیں گے۔ جب ہم زیادہ اصرار کرتے تو انہوں نے اور زیادہ زور سے کہنا شروع کر دینا کہ نہ نہ میں نہیں کھاتا اور اپنے منہ کو خوب زور سے بھینچ لیتے اور کہتے خبردار جو میرے منہ میں مٹھائی ڈالی۔ ہم اس پر اور زیادہ زور سے مٹھائی ان کے منہ میں ڈال دیتے۔ انہوں نے تھوڑی سی مٹھائی کھا کر پھر مونہہ بھینچ لینا اور کہنا میں مٹھائی نہیں کھایا کرتا۔ اور ہم نے پھر ان کے منہ میں مٹھائی ڈالنی شروع کر دینی۔ یہاں تک کہ وہ اس طریق سے ہماری ساری مٹھائی کھا جاتے۔ اور بچپن کی عمر کے لحاظ سے ہم سمجھتے کہ ہم نے بڑا کارنامہ کیا ہے۔ تو مغرب میں جانے والا مبلغ اگر

مغربی روح کا مقابلہ

نہیں کرتا تو اس سے زیادہ اس کی قربانی کی کوئی حقیقت نہیں۔ جتنی قربانی مٹھائی کھاتے وقت ہمارا وہ استاد کیا کرتا تھا۔ میں نے جیسا کہ ابھی کہا ہے۔ میں غیر احمدیوں میں سے ایک ہزار آدمی ایسے پیش کر سکتا ہوں جو اس قسم کی قربانی کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ اگر تجربہ کرنا ہو تو تین چار دفعہ "الفضل" اور "انقلاب" میں اشتہار دیکر دیکھ لو اور لکھ دو کہ ہمیں امریکہ۔ انگلینڈ یا جرمن اور فرانس میں تبلیغ اسلام کے لئے مبلغ درکار ہیں۔ تمہیں چند ہی دنوں میں معلوم ہو جائیگا کہ اس کے لئے تمہارے پاس کتنی درخواستیں پہونچتی ہیں۔

مثل مشہور ہے

کوئی پوربیا مر گیا اور اس کے بچوں کو سنبھالنے والا کوئی نہ رہا۔ اس کی بیوی نے بین ڈالنے شروع کئے کہ ہائے میرا خاوند مر گیا۔ اس نے فلاں سے ساٹھ روپے لینے تھے۔ اب وہ کون لے گا۔ فلاں سے سو روپے لینے تھے وہ کون لے گا۔ جب اس نے بین ڈالکر اسی طرح کہنا شروع کیا۔ تو ایک پوربیا کود کر آگے آگیا اور جب اس نے کہا ہائے فلاں شخص سے میرے خاوند نے ساٹھ روپے لینے تھے وہ کون لے گا تو وہ کہنے لگا "اری ہم ری ہم" پھر وہ رونے لگی کہ فلاں سے سو روپیہ اس نے لینا تھا وہ کون لے گا۔ وہ پھر کہنے لگا "اری ہم ری ہم" عورت پھر کہنے لگی فلاں زمین اس کی تھی۔ اب اس پر قبضہ کون کرے گا۔ وہ کہنے لگا "اری ہم ری ہم" پھر وہ عورت کہنے لگی اس نے فلاں کا دو سو روپیہ دینا تھا وہ کون دے گا۔ یہ سنکر پوربیا کہنے لگا کہ ارے بھئی میں ہی برادری میں سے بولتا جاؤں یا اور بھی کوئی بولے گا۔ تو

اس قسم کی قربانی

کوئی چیز نہیں قربانی وہ پیش کرو جو حقیقی ہو۔ تحریک جدید کا مقصد ہی یہ ہے کہ تمہارے اندر قربانی کی روح پیدا کی جائے۔ اور اعلیٰ قربانیوں کے لئے تمہیں تیار کیا جائے۔ لیکن چونکہ اعلیٰ قربانیوں کا یکدم مطالبہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے آہستہ آہستہ قربانیوں کا معیار بڑھایا جا رہا ہے۔ تاکہ تمام جماعت ایک سطح پر آ جائے۔ عقلمند انسان ہمیشہ ربانی ہوتا ہے اسی لئے قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کونوا ربانیین ربانی کے معنے ایسے شخص کے ہی ہیں جو پہلے چھوٹے سبق پڑھاتا ہے اور پھر بڑے۔ بعض نادان اور منافق کہا کرتے ہیں کہ جن قربانیوں کا تم دعوے کرتے ہو ان قربانیوں کو تم کر کے کیوں نہیں دکھاتے ان نادانوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ جن قربانیوں کی جماعت کو ضرورت ہے۔ اور جن کے بغیر الٰہی سلسلے دنیا میں ترقی نہیں کیا کرتے۔ انہی قربانیوں کی طرف تو میں اپنی جماعت کو لا رہا ہوں جو شخص کہتا ہے کہ میں تمہیں چھت پر چڑھا دونگا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ پہلے پہلی سیڑھی پر چڑھائے۔ اور پھر دوسری اور پھر تیسری سیڑھی پر جو شخص ابھی پہلی سیڑھی پر ہے اسے چھت نظر نہیں آ سکتا۔ لیکن اگر وہ ان سیڑھیوں پر چڑھتا چلا جائے گا تو آخر ایک دن چھت پر پہنچ جائے گا۔ جو کام اس وقت ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ یہ کام ایک دن ہو کر رہے گا

اور کسی کی طاقت نہیں کہ اس میں روک بن کر حائل ہو سکے۔

اگر احمدیت سچی ہے

اور یقیناً سچی ہے تو جو کچھ تحریک جدید میں مخفی ہے بالظاہر وہ ایک دن دنیا پر رونما ہو کر رہے گا۔ کئی باتیں تحریک جدید میں ابھی ایسی ہیں جو مخفی ہیں اور لوگ انہیں اس وقت پڑھ نہیں سکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تحریک تفکر اور تدبر کے نتیجہ میں نہیں کی گئی بلکہ خدا تعالیٰ کے ایک مخفی الہام اور القاء ربانی کے طور پر یہ تحریک ہوئی ہے اور اس کے اندر ایسی ہی وسعت موجود ہے جیسے خدا تعالیٰ کے اور الہاموں میں

وسعت موجود ہوتی ہے

پس جوں جوں جماعت قربانیوں کے میدان میں اپنے قدم آگے بڑھاتی چلی جائے گی خواہ میری زندگی میں اور خواہ میرے بعد۔ اس میں سے ایسی چیزیں نکلتی آئیں گی جو جماعت کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیا قدم ہوں گی۔ اصول سب تحریک جدید کی سکیم میں بیان ہو چکے ہیں۔ البتہ تفصیلات اپنے اپنے وقت پر طے ہو سکتی ہیں۔

اس کی ایسی ہی مثال ہے

جیسے یونیورسٹی ایک کورس مقرر کر دیتی ہے اور اس کا کام ختم ہو جاتا ہے۔ آگے یہ طالبعلموں کا کام ہے کہ وہ جتنا جتنا کورس یاد کرتے جائیں اتنے اتنے امتحان میں وہ کامیاب ہوتے جائیں۔ اسی طرح اب ایک مکمل کورس جماعت کے لئے تیار ہو چکا ہے۔ ایک کامل سکیم تمہارے سامنے پیش کر دی گئی ہے۔

ایسا مکمل کورس اور ایسی کامل سکیم کہ جیسے القلم علیٰ ما ھو کائن قلم نے جو کچھ لکھنا تھا وہ لکھ دیا اور اس کی سیاہی سوکھ چکی۔ پس اب خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے جو راستہ مقرر کر دیا ہے اُسے کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کے سوا اب گمراہی کا راستہ تو ہے مگر ہدایت کا کوئی راستہ نہیں۔ اسلام کے قیام کا اس زمانہ میں جو واحد ذریعہ ہے وہ اس تحریک میں آ چکا ہے۔ اس میں عارضی تحریکیں بھی ہیں اور مستقل تحریکیں بھی۔ عارضی تحریکیں مختلف موقعوں پر تبدیل ہوتی چلی جائیں گی اور اس کے اصول بھی اس تحریک میں بیان ہو چکے ہیں مثلاً ممکن ہے قادیان میں

مکانات بنانے کی سکیم

کا حصہ ہمیشہ کے لئے دیسا نہ رہے جیسے اس زمانہ میں ضروری ہے یا امانت فنڈ کی تحریک ویسی نہ رہے جیسی اس وقت ہے۔ بالکل ممکن ہے آج سے دس پندرہ یا بیس سال کے بعد ان تحریکوں کی ضرورت بالکل جاتی رہے یا بہت حد تک کم ہو جائے یا ممکن ہے کسی وقت ان حصوں کو بالکل بند کرنا پڑے اور پھر کسی دوسرے وقت خطرہ ہونے کی صورت میں دوبارہ ان حصوں کو شروع کر دیا جائے۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن بہرحال اس تحریک کے جو اصولی حصے ہیں وہ ہمیشہ قائم رہیں گے

پس تم جو تحریک جدید کے بورڈنگ میں تعلیم حاصل

کرنے والے طالب علم ہو یاد رکھو کہ تم تحریک جدید کے سپاہی ہو۔ اور سپاہی پر بہت بڑی ذمہ واری عاید ہوتی ہے۔ تمہارے نگرانوں کا فرض ہے کہ وہ تمہارے سامنے متواتر لیکچر دے کر تحریک جدید کی اغراض تمہیں سمجھائیں اور بتائیں کہ تحریک جدید کے بورڈنگ میں تمہارے داخل ہونے کے یہ معنے ہیں کہ تم تحریک جدید کے حامل ہو اور تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید پر نہ صرف خود عمل کرو بلکہ دوسروں سے بھی کراؤ۔ اس کی روح کو قائم رکھنا تمہارے فرائض میں داخل ہے۔ اور چونکہ تم ابھی بچے ہو اس لئے تمہارے

نگرانوں کا فرض ہے

کہ تمہیں وہ تمام باتیں بتائیں اور مسلسل لیکچروں کے ذریعہ تمہارے ذہن نشین کریں۔ مجھے یقینی طور پر معلوم ہے کہ سکول کے بعض افسر اس تحریک میں روک بنتے رہے ہیں لیکن تم کو یہ امر ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر تمہارا باپ بھی اس کے خلاف کوئی بات کہتا ہے یا تمہاری ماں بھی اس کے خلاف کوئی بات کہتی ہے تو جب تک تم احمدیت پر ایمان رکھتے ہو تمہیں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اس شخص کی زبان پر شیطان بول رہا ہے کیونکہ تم نے بیعت خلیفہ کی کی ہے اپنے باپ یا اپنی ماں یا اپنے استاد کی نہیں کی۔ اگر تم اس تحریک پر قائم نہیں رہ سکتے تو تمہیں سنجیدگی کے ساتھ اپنے ماں باپ سے کہہ دینا چاہیئے کہ ہم اس تحریک پر عمل نہیں کر سکتے اور بورڈنگ سے اپنے آپ کو الگ کر لینا چاہیئے۔ لیکن جو طالبعلم اس تحریک پر قائم رہیں اور اپنے ماں باپ کی بات مان لیں اور سمجھیں کہ جب ان کی مرضی یہ ہے کہ ہم اس تحریک کے ممبر بنیں تو ہمیں اس تحریک پر عمل کرنے میں کوئی عذر نہیں۔ تو پھر اس روح کے ساتھ کام کرنا چاہیئے جس روح کا تحریک جدید پر عمل کرتے وقت اختیار کرنا ضروری ہے۔

(باقی)

دعاؤں کی قدر و منزلت

اور اشاعتِ اسلام کے لئے دلی تڑپ کا عملی ثبوت

مکرم محترم چوہدری محمد اسداللہ خانصاحب امیر جماعتہائے احمدیہ لاہور جو ابھی کامل طور پر صحت یاب نہیں ہوئے۔ بوجہ نقاہت اپنے دو عزیزوں کے ہمراہ ۲۱ فروری ۱۹۶۱ء کو چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کے لئے وکالتِ مال ربوہ میں تشریف لائے۔ چنانچہ آپ نے اپنا چندہ سال ۲۷ بقدر مبلغ ۵۱۱ روپیہ ادا فرماتے ہوئے ۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں شمولیت کی شدید خواہش کا اظہار فرمایا۔ نیز فرمایا میں کل بھی آیا تھا مگر یوم مصلح موعود کی وجہ سے دفاتر بند تھے۔

باوجود اس امر کے کہ قریباً اڑھائی ماہ سے بوجہ علالت آنمحترم کی پریکٹس بند ہے اور علاج معالجہ پر بجد خرچ اٹھ رہا ہے۔ آپ کی طرف سے چندے کی ادائیگی کا خاص اہتمام کرنا اور پھر ادائیگی کے لئے باوجود نقاہت کے بنفس نفیس دفتر پہنچنا آپ کے ان دلی جذبات کا آئینہ دار ہے جو آپ اپنے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور اکنافِ عالم میں اشاعتِ اسلام کے متعلق رکھتے ہیں۔ گذشتہ چند سالوں سے لاہور کی جماعت تحریک جدید کے مالی جہاد میں نمایاں ترقی حاصل کر چکی ہے۔ اس میں بھی محترم موصوف کی ان تھک کوششوں اور ذاتی نیک نمونہ کا بہت دخل ہے جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

محترم چوہدری صاحب کی ذاتی اور خاندانی خدمات کا تقاضا ہے کہ ساری جماعت ان کی کلی طور پر صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے دردِ دل سے دعا کرے۔ پس میں ان سطور کے ذریعہ جہاں ان کا ایک قابلِ رشک نمونہ پیش کرتا ہوں وہاں جملہ قارئین کرام سے ان کے لئے خاص دعا کی درخواست بھی کرتا ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

خیال رکھئے مبادا ۲۸ فروری وعدہ کئے بغیر گذر جائے

۲۸ فروری ۱۹۶۱ء کے بعد بھجوائے جانے والے وعدے بعد از وقت متصور ہوں گے

ہر سال تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان سے ایک معین مدت تک احباب جماعت کے وعدے روزانہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ امسال اس مدت کی آخری تاریخ ۲۸ فروری ۱۹۶۱ء مقرر ہو چکی ہے۔ جن خطوں پر ۲۸ فروری کی مہر ہو گی وہ بھی وقت کے اندر متصور ہوں گے اس کے بعد موصول ہونے والے وعدے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص دعاؤں سے محروم رہیں گے۔ اس لئے جملہ احباب جماعت اس بات کی پوری تسلی فرمالیں کہ ان کے وعدے وقت کے اندر اندر مرکز کو بھجوا دیئے گئے ہیں یا بھجوا دیئے جائیں گے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

چوہدری مبارک احمد صاحب ریٹائرڈ سیکرٹری میونسپل کمیٹی کوہاٹ ۱۹ فروری ۱۹۶۱ء کو بوقت ۲ ½ بجے بعد از دوپہر اپنے گاؤں بہلولپور ضلع سیالکوٹ میں بعمر ۸۷ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے جن میں تقویٰ اخلاص۔ مہمان نوازی خدمت خلق اور رشتہ داران اور خاندان سے ہمدردی کے وصف خاص طور پر نمایاں تھے۔ آپ نے بیعت ۱۹۰۴ء میں کی۔ نماز جنازہ مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ۲۰ فروری کو بعد نماز ظہر نماز جنازہ پڑھائی۔ اور پانچ بجے شام قطعہ خاص مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب مرحوم کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار مظفر علی از لاہور)

اسلام میں روزوں کی اہمیت

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

(۳)

سبحان اللہ! کیسی مطابقت ہے فکری اور معنوی رنگ میں جو قرآنی الفاظ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں پائی جاتی ہے۔ ڈھال دشمن کے حملے سے بچنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ اور بروقت اور عندالضرورت دشمن پر حملہ کرنے کے لئے بھی استعمال کی جاتی ہے۔ یہی حالت انسان کی ہے۔ بعض دفعہ انسان ایسے ماحول میں جنم لیتا ہے کہ ہر طرف اس کو شیطانی اوہام اور وساوس کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اگر اسکے نفس میں روزہ کی وجہ سے صبر، ضبط نفس اور تحمل جیسی خصوصیات پیدا ہو چکی ہیں تو بلاشبہ روزہ انسانی نفس کے لئے بمنزلہ ڈھال کے ہے کیا وہ شخص جس کے پاس اپنے بچاؤ کے لئے ڈھال ہوگی۔ اس پر کوئی شخص حملہ کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ ہر کس وناکس ایسے شخص سے محتاط ہو جاتا ہے۔ سو اسی طرح شیطانی خیالات اور بد اثرات ایسے شخص پر اثر انداز نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ روزوں کی وجہ سے ایجابی اور سلبی خصوصیات کا حامل ہو جاتا ہے۔ وہ ایک طرف شیطان پر حملہ آور ہو سکتا ہے اور دوسری طرف وہ شیطان کے حملے سے بچ بھی سکتا ہے اور یہی وہ عظیم الشان مقصد ہے جو اسلامی روزوں میں پایا جاتا ہے اور دوسرے مذاہب کے روزے اس خوبی سے عاری ہیں۔

(س) کل عمل ابن آدم
یضاعف الحسنۃ
بعشر امثالھا الی
سبع مائۃ ضعف
قال اللہ تعالے الا
الصوم فانہ لی و
انا اجزی بہ۔

یعنی ابن آدم جو بھی نیکی کا کام کرتا ہے اسے اس کام کا بدلہ دس گنے سے کر سات سو تک زیادہ ملتا ہے مگر اللہ تعالے فرماتا ہے کہ سوائے روزہ کے۔ روزہ صرف میرے لئے ہے اور اس کا بدلہ جتنا چاہوں میں دیتا ہوں۔"

ہر نیکی اپنی جگہ پر اہم ہے۔ اور سوسائٹی اور اپنے نفس کو اس کا فائدہ ہوتا ہے مگر روزہ کا بدلہ بے انتہاء ہے۔ اس کی افادی حیثیت مسلّم ہے۔ خدا تعالے کے پاس ہی اس کا عظیم الشان ثواب ہے۔

(۵)

روزہ کی افادی حیثیت

روزہ ہر سال ایک مہینہ میں ہم سے اس قسم کے مطالبات کرتا ہے جس کا تعلق ہماری خاص ٹریننگ سے ہے۔ وقت مقررہ پر روزہ رکھنا ہوتا ہے اور وقت مقررہ پر افطاری کرنی ہوتی ہے تراویح و تہجد کے لئے خاص اہتمام کرنا ہوتا ہے پیاس اور بھوک کی وجہ سے انسانی حِس تیز ہو جاتی ہے، انسانی ضمیر سوال کرتا ہے کہ میری قوم کے فقراء اور غرباء کا کیا حال ہوگا جن کو کھانے کے لئے میسر نہیں۔ جن کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہے یتامیٰ اور بیوگان پر کیا گذرتی ہوگی جو نانِ شبینہ کے محتاج ہیں۔ جن کے آرام اور زندگی کے سہارے شہر خموشاں میں دائمی زندگی سو رہے ہیں۔ ایسی خاص فضاء میں ہر عاقل یہ محسوس کرتا ہے کہ بلاشبہ روزہ ایک انقلابی تحریک ہے جو قوم میں یگانگت وحدت، مساوات، محبت، پابندی نظام محنت اور شدائد کی برداشت اطاعت، حسن سلوک، امیر اور غریب کے تعلقات میں اعتدال صلہ رحمی، عفت، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ اور کامل انہماک اور سب سے بڑھ کر خشیت اللہ پیدا کرتا ہے

دوسری طرف روزہ اور صرف روزہ کی وجہ سے فخر و تکبر انانیت، دھوکہ، بدعہدی جھوٹ، نفس پروری، اسراف، رشوت، سود، شراب نوشی، سنگدلی، بے حیائی اور بدکاری کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ یہی وہ اسلام کی غرض ہے اور یہی وہ رسالت محمدیہ کا فلسفہ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الاَخلَاق

یعنی سُن رکھو! اور اس امر کو ذہن نشین کر لو کہ میری بعثت کی غرض صرف یہ ہے کہ میں دُنیا میں اخلاقی محاسن کا قیام کروں اور یہ خوبی کامل صورت میں صرف روزہ کے ذریعہ ہی قوم میں پیدا ہو سکتی ہے۔ روزہ کے ذریعہ جہاں انفرادی اخلاق اُبھرتے ہیں وہاں قومی اخلاق بھی ترقی کرتے ہیں اسلام کا یہ وہ عظیم الشان رکن ہے جسے امتیازی پوزیشن حاصل ہے

(۶)

نزولِ قرآن۔ اعتکاف۔ لیلۃ القدر صدقۃ الفطر

ا۔ ماہ رمضان کے روزوں کو غیر معمولی خصوصیات حاصل ہیں اور یہ خصوصیات صرف اور صرف رمضان کے مبارک مہینہ میں پائی جاتی ہیں۔ ماہ رمضان کی سب سے اہم اور قابل ذکر نعمت وخصوصیت یہ ہے کہ اس ماہ مبارک میں قرآن کریم کا نزول ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ اس ماہ میں غیر معمولی تلاوت قرآن کریم کا اہتمام کیا جاتا ہے کم از کم ایک مرتبہ ایک مسلمان کو قرآن شریف اس ماہ میں ختم کرنا چاہیئے روزوں کے فضائل اور تلاوت قرآن کریم مل کر انسانی نفس پر عجیب روحانیت پیدا کر دیتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"رمضان اور قرآن بندہ کی سفارش کریں گے۔ چنانچہ روزہ یہ کہے گا کہ اے خدا! میں نے اس کو کھانے اور خواہشات سے دن میں روکے رکھا۔ پس اس کے لئے تو میری سفارش قبول فرما۔ اور قرآن یہ کہے گا کہ میں نے اس کو رات کی نیند سے باز رکھا یعنی سونے نہیں دیا۔ پس اس کے حق میں تو میری سفارش قبول کر۔ پس ان کی سفارشیں قبول کی جائیں گی"۔ (بیہقی)

اللہ اکبر! وسبحان اللہ! کیسی ہی خوش قسمتی ہے اور کیسا ہی بابرکت مہینہ ہے جس میں انسان کو طبعی طور پر تلاوتِ قرآن کریم کی توفیق ملتی ہے۔ انسان قرآن کریم کی تلاوت ہی اس ماہ میں نہیں کرتا بلکہ وہ قرآن کریم کے معانی و معارف بھی سمجھ کر اپنی روحانی بصیرت تیز کرتا ہے۔ اسی لئے اولیاء اللہ نے تحریر کیا ہے کہ یہ ماہ غیر معمولی روحانیت پیدا کرتا ہے۔

(ب) روزوں کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اس ماہ میں تراویح اور تہجد کی نماز کا التزام ہوتا ہے جس میں روزانہ قرآن کریم کا ایک جزء ختم کیا جاتا ہے۔ یہ نماز بھی رمضان کی بہت بڑی نعمت ہے۔ ہاں! ایسی نعمت جو انسان کی روحانیت اور تقویٰ میں زیادتی ہی زیادتی کرتی ہے انسانی ذہن و قلب میں ایک قسم کا صفاء ہو جاتا ہے۔

برادرانِ اسلام میں غیر معمولی اخوت و محبت اور باہمی اعتماد بڑھ جاتا ہے۔ اور یہ امر ظاہر ہے کہ سوسائٹی میں ایسے امور غیر معمولی فوائد رکھتے ہیں۔

(ج) اعتکاف:۔ رمضان کے آخری دس ایام میں جبکہ ایک مسلمان بیس روزے رکھ چکا ہوتا ہے۔ وہ اپنے میں غیر معمولی بشاشت اور خدا تعالے کی خوشنودی محسوس کرتا ہے تو اس کے بعد ایک اور نعمت سے مومن نوازا جاتا ہے اور وہ نعمت اعتکاف کی ہے۔ اعتکاف کیا ہے؟ اس کا جواب دو لفظوں میں تو یہ ہے کہ انسان دس دن اپنا سب کچھ چھوڑ کر خدا تعالے کے حضور کھڑا ہو جائے اور یہ دن خالصۃً اس کی عبادت کے لئے وقف کر دئے جائیں۔ اعتکاف کے احکام، مسائل اور ایک معتکف کے جملہ احوال اس قرآنی آیت کا آئینہ ہیں

ان صلوتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العلمین۔

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ان دس آخری ایام میں غیر معمولی اہتمام عبادت میں فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے:۔

کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا دخل العشر
العشر الاخیر من رمضان
شد مئزرہ واحیا لیلہ
وایقظ اھلہ۔

یعنی رسول کریم رمضان کے آخری دس دنوں میں عبادت میں خاص اہتمام فرماتے۔ رات کے اکثر حصہ میں آپ بیدار رہتے اور اپنے اہل وعیال کو ان دنوں میں بیدار کیا کرتے۔ تاکہ وہ بھی عبادت اور ذکر الٰہی میں حصہ لے سکیں"۔

رمضان کے تیس دن کیسے ہی مبارک ہیں مگر اس سے بڑھ کر کیسے ہی انتہائی بابرکت اور مقدس آخری دس دن ہیں جبکہ عالم اسلامی میں روزوں نے ایک خاص یگانگت اور وحدت پیدا کر رکھی ہوتی ہے اور ایک مومن یہ محسوس کرتا ہے کہ اب رمضان کا مہینہ ختم ہو رہا ہے اور اس وقت کا ہر لمحہ انتہائی قیمتی ہوتا ہے اور وہ حب اللہ اور حب الرسول کے جام کو نوش کر رہا ہوتا ہے۔ (باقی)

درخواست دعا

میری بچی عزیزہ ناصرہ پروین تین چار روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(صالحہ فاطمہ از ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

جماعت احمدیہ کراچی کے وعدہ جات چندہ وقف جدید

(سال چہارم)

احباب جماعت کراچی کے وعدہ جات کی پہلی فہرست حلقہ وار درج کی جاتی ہے۔ احباب ان مخلصین کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ ان کے جان و مال میں برکت دے اور خدمتِ دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا کرے۔ آمین۔

حلقہ	روپے - پیسے	حلقہ	روپے - پیسے
ہاؤسنگ سوسائٹی	۳۲۱۷ - ۶۹	حلقہ جنوبی	۳۱۳ - ۸۷
ناظم آباد جنوبی	۱۶۸۴ - ۳۷	لی مارکیٹ	۲۷۶ - ۷۵
مارٹن روڈ	۹۸۷ - ۰	کورنگی کریک	۲۷۳ - ۰
حلقہ شرقی	۶۵۴ - ۷۵	لارنس روڈ	۲۶۴ - ۲۵
حلقہ صدر	۵۸۶ - ۲۵	رام سوامی	۲۶۳ - ۳۷
فیڈرل ایریا	۴۶۶ - ۳۱	ڈرگ روڈ	۲۲۵ - ۰
سعید منزل	۴۵۴ - ۵۰	منوڑہ	۲۲۴ - ۳۷
ماڑی پور	۴۳۱ - ۱۲	ملیر کینٹ	۱۴۶ - ۸۷
ناظم آباد شمالی	۴۱۲ - ۵۰	لانڈھی	۱۲۰ - ۷۵
پیر الٰہی بخش کالونی	۳۸۹ - ۸۱	میزان	۱۱,۸۰۱ - ۵۹
جیکب لائنز	۳۱۸ - ۶		

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

ضروری اعلان برائے قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے مالی سال ۶۱-۱۹۶۰ء کی پہلی سہ ماہی ۳۱ جنوری ۱۹۶۱ء کو ختم ہو چکی ہے لیکن ابھی تک آمد کی رفتار بہت سست ہے۔ اس لئے قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ وہ چندہ جات کی وصولی کی طرف غیر معمولی توجہ دیں۔

نیز وصول شدہ چندہ اکٹھا کر کے اپنے پاس نہ رکھا کریں بلکہ جس قدر بھی چندہ اکٹھا ہو ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ کو مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ امید ہے قائدین حضرات ان ہر دو امور کا خیال رکھیں گے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) مجھے اور میرے والد ڈاکٹر شمس الدین صاحب دہلوی کو کافی عرصہ سے بعض مشکلات اور پریشانیاں درپیش ہیں۔ والد صاحب اکثر بیمار بھی رہتے ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (بشیر الدین احمد (ہیلتھ اسسٹنٹ) دی لاہور سنٹرل کوآپریٹو سٹور دی مال لاہور)

(۲) میرے پسران عزیزم عبدالحمید اور عبدالمجید کے اپنے اپنے مقاصد میں کامیابی اور عزیزہ سعیدہ بیگم کی امتحان مڈل میں کامیابی کے لئے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (محمد عبداللہ بی اے سیکشن افسر جوہری گارڈن۔ لاہور)

(۳) انور حق سکنہ ستھیالہ ضلع لائلپور بوجہ کھانسی وغیرہ بیمار ہے۔ صحت کے واسطے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (بیرم خان ریٹائرڈ ایس وی ٹیچر سکنہ گھٹیالیاں سیالکوٹ)

(۴) میرے ایک بزرگ جماعت دوست لمبا عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ تمام دوستوں اور درویشان قادیان سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ (سید ناصر مصطفیٰ سید پوری روڈ۔ راولپنڈی)

(۵) میری اہلیہ سخت بیمار ہے احباب سے درخواست ہے کہ وہ صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (ایم حفیظ الرحمٰن فاروقی از کراچی)

(۶) خاکسار کے والد خواجہ محمد احمد صاحب کافی دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (خواجہ حبیب احمد)

(۷) خاکسار تقریباً ایک سال سے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اسی طرح میرے والد اور والدہ بھی گھٹنوں اور ہاتھ کی تکلیف میں مبتلا ہیں ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (محمد ارشد فاروقی ۴ میکلوڈ روڈ لاہور)

(۸) میاں محمد عبداللہ صاحب بھٹی ولی محمد دار الشکر ربوہ طویل عرصہ سے بیمار ہیں اور نہایت کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (سعید احمد سول ہسپتال نگر پارکر ضلع تھرپارکر سندھ)

چندہ تعمیر انصار اللہ

ایک ــــــ ضروری ــــــ وضاحت

صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مرکزی دفاتر اور ہال کی تعمیر کے لئے جو مالی تحریک فرمائی تھی۔ اراکین نے اس میں بہت فراخدلی سے حصہ لیا جس کے نتیجہ میں بہت تھوڑے وقت میں ہماری یہ مرکزی عمارت خدا تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہو گئی۔ صدر محترم نے اپنی تحریک میں یہ بھی لکھا تھا کہ جو دوست ایک سو روپیہ یا اس سے زائد عطیہ جات بھجوائیں گے ان کے نام موزوں جگہ پر عمارت میں کندہ کر دئے جائیں گے۔ تاکہ پڑھنے والوں کو ان احباب کے لئے دعا کی تحریک ہوتی رہے چنانچہ مرکز اپنا یہ وعدہ بھی پورا کر چکا ہے البتہ اب جو دوست عطیہ جات بھجوا رہے ہیں ان کے نام بعد میں کندہ ہو جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

تعمیر کا موجودہ دور تقریباً ختم ہو چکا ہے مگر اس کام کو مکمل کرنے کے لئے مرکز کو چھ ہزار روپیہ قرض لینے کی بھی ضرورت پیش آئی تھی جو اب اس سال میں ادا کرنا ہے۔ بعض احباب کو یہ غلط فہمی ہے کہ تعمیر فنڈ میں صرف وہی دوست حصہ لے سکتے ہیں جو ضرور ایک سو روپیہ ہی دیں۔ لہٰذا یہ وضاحت ضروری ہے کہ ایک سو روپے کی شرط صرف ان احباب کے لئے ہے جن کے نام عمارت میں کندہ ہوں گے۔ جو دوست اس کی طاقت نہ رکھتے ہوں وہ اپنی استطاعت کے مطابق ادائیگی فرمائیں۔ تاکہ مرکز قرضہ واپس کر کے اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو سکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضروری اعلان برائے مجالس انصار اللہ

مجالس انصار اللہ کے لئے سال رواں کی پہلی سہ ماہی کے لئے قرآن کریم کے چوتھے پارہ (پہلا نصف) کا ترجمہ بطور نصاب مقرر کیا گیا ہے۔ امتحان مورخہ دو اپریل ۱۹۶۱ء بروز اتوار منعقد ہوگا۔ (ربوہ کیلئے ۳۱ مارچ بروز جمعہ) وقت کی تعیین زعماء مجلس خود فرمائیں گے۔ تمام انصار ابھی سے تیاری شروع فرما دیں۔ اور امتحان میں شمولیت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ زعماء کرام وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے رہیں کہ انصار امتحان کی تیاری کر رہے ہیں؟ جہاں جہاں ممکن ہو وہاں ترجمہ پڑھانے کا بھی انتظام فرما دیں۔

زعماء کرام پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے مطلع فرما دیں۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

انجیر اور امرود لگائیے

ربوہ کی زمین میں کم و بیش کلر ہے اور اس لئے یہ بہت سے پھلدار درختوں کے لئے موزوں نہیں۔ لیکن انجیر اور امرود سخت جان پودے ہیں اور اس کلر میں خوب پلتے ہیں۔ ان کے پودے بھی ارزاں ہیں اور بسہولت مل جاتے ہیں۔ ان کے پھل کے حصول کے لئے انتظار مختصر ہوتا ہے۔ اور حفاظت و پرورش کے لئے زیادہ سخت توجہ کی ضرورت بھی نہیں ہوتی۔ اس لئے احباب ربوہ کو تحریک کی جاتی ہے کہ وہ اپنے مکانوں کے صحنوں میں انجیر اور امرود لگائیں اور اس طرح گھر کا تازہ پھل حاصل کریں۔ یاد رہے کہ یہ ہر قسم کے پودے لگانے کا موسم ہے۔

(قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

میرے لڑکے عزیزم ڈاکٹر محمد جی احمدی صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف ہیلتھ سروسز ملتان ڈویژن دس فروری کو کار کے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ وہ اپنے سرکاری دورہ کے سلسلہ میں گئے ہوئے تھے کہ منٹگمری کے قریب ان کو یہ حادثہ پیش آیا جس میں دائیں طرف کی ایک اور بائیں طرف کی پانچ پسلیاں شدید طور متاثر ہوئی ہیں۔ اسی طرح بائیں کندھے کے قریب بھی ضرب آئی ہے منٹگمری کے ہسپتال میں انہیں فوری طبی امداد پہنچائی گئی اور وہ ۱۲؍۲؍۶۱ سے نشتر ہسپتال ملتان میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی جلد صحت یابی کے لئے خاص دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

سید محمد حسین شاہ احمدی پنشنر قانونگو معرفت ڈاکٹر محمد جی احمد صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر

آف ہیلتھ سروسز کوٹھی نمبر ۴ وحدت کالونی

قریب دولت گیٹ۔ شمس روڈ ملتان

ساڑھے سات لاکھ ایکڑ سے زائد اراضی کا اشتمال مکمل ہو چکا ہے

مغربی پاکستان میں اشتمال اراضی کی رفتار پر پیر احسن الدین کا اظہار اطمینان

لاہور ۲۳ فروری۔ صوبائی بورڈ آف ریونیو کے سینئر رکن پیر احسن الدین نے کل بتایا کہ مغربی پاکستان کے اکیس اضلاع میں سات لاکھ پچپن ہزار دو سو پچپن ایکڑ کے اشتمال کا کام مکمل ہو گیا ہے یہ رقبہ اکیس اضلاع کے سات سو چھ دیہات پر مشتمل ہے۔

پیر احسن الدین نے مقامی اخبارات کے نمائندوں سے ملاقات کے دوران میں مزید بتایا کہ یہ اعداد و شمار اکتیس دسمبر ۱۹۶۰ء تک کے ہیں اور ظاہر ہے کہ گزشتہ ایک ڈیڑھ ماہ میں اشتمال شدہ رقبہ میں اور بھی اضافہ ہوا ہوگا۔

مغربی پاکستان کے شمالی علاقوں میں اشتمال اراضی کے کام کے نگران اعلیٰ پیر احسن الدین نے اشتمال اراضی کے کام کی موجودہ رفتار پر اظہار اطمینان کرتے ہوئے مزید کہا کہ محکمہ مال کا متعلقہ خاص عملہ اشتمال کے دوران میں مالکان اراضی کو ان کے رقبہ جات کی تفصیل بھی مہیا کرتا ہے آپ نے کہا کہ ہم نے اس سلسلہ میں ماتحت فیلڈ سٹاف کو جو ہدایات جاری کی ہیں ان کے مطابق ہر مالک اراضی کو ایک "پرچہ زمیندار" ملے گا جس میں اس کے اشتمال شدہ رقبہ کی پوری تفصیل درج ہو گی۔ اور اس کے ساتھ اس رقبہ کا نقشہ بھی منسلک ہوگا آپ نے کہا کہ اس سلسلہ میں صوبائی حکومت کی پالیسی کے مطابق آئندہ محکمہ مال کے عملہ پر یہ پابندی عاید کی جائے گی کہ وہ آئندہ ہر ماہ "پرچہ زمیندار" میں انتقالات کی تفصیل درج کیا کریں۔ تاکہ کسی مالک اراضی کو اس سلسلہ میں پٹواری یا دوسرے ماتحت اہل کاروں کے ہاتھوں پریشان نہ ہونا پڑے،

آپ نے کہا کہ آئندہ مغربی پاکستان کے اشتمال شدہ شمالی علاقوں میں تمام مالکان اراضی کے پاس یہ "پرچہ زمیندار" بڑی اہمیت کا حامل ہوگا۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس "پرچہ زمیندار" کو آئندہ عدالتوں میں بطور شہادت پیش کرنے کی اجازت ہو تاکہ عدالتوں کی طرف رجوع کرنے والے مالکان اراضی کو شہادتوں کے لئے فرد پٹواری کی ضرورت نہ پڑے آپ نے کہا کہ اگر اس مقصد کے لئے متعلقہ قانون میں ترمیم کی ضرورت محسوس ہوئی تو ایسا کرنے میں تامل نہیں کیا جائے گا،

پیر احسن الدین نے کہا کہ مغربی پاکستان کے شمالی علاقوں کے متذکرہ اکیس اضلاع میں اشتمال اراضی کے کام کے دوران اجتماعی مفادات کے لئے شاملات میں سے زمین مخصوص کرنے کی بھی ہدایات پر عمل ہو رہا ہے۔ آپ نے اس امر پر خوشی ظاہر کی کہ بعض مالکان اراضی مشترک مفادات کے لئے از خود تھوڑی بہت اراضی دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جن لوگوں نے اب تک دیہات میں شاملات کے رقبوں پر ناجائز قبضہ کر رکھا تھا ان سے یہ زمین مشترکہ مفاد کی تکمیل کے لئے واپس لی جا رہی ہے۔

دعائے مغفرت

جماعت احمدیہ چک ۸۶ ڈھول ماجرہ ضلع لائلپور کے پریذیڈنٹ چوہدری اسد اللہ خانصاحب مہاجر کریام ضلع جالندھر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مورخہ ۹ جنوری ۱۹۶۱ء کو وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم جماعت کریام ضلع جالندھر کے امیر رہے۔ تقسیم پنجاب کے بعد چک ۸۶ ڈھول ماجرہ ضلع لائلپور میں آکر رہائش اختیار کرنے پر چک میں دو تین گھرانوں کے جو احمدی تھے تنظیم کر کے جماعت بنائی اور وفات تک اس جماعت کے پریذیڈنٹ رہے۔ مرکز سے یہاں آنے والے کارکن کی مہمان نوازی کرنا موجب فخر سمجھتے۔ ۱۹۰۳ء میں بیعت کی۔ فرمایا کرتے کہ جب سے بیعت کی ہے ہر سال ہی جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کرتا رہا سوائے ایک جلسہ کے کہ جبکہ بوجہ بیماری و کمزوری جانا مشکل تھا۔ تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل تھے۔ چندے خود پہلے ادا فرما کر پھر دوسروں سے چندہ اپنی نگرانی میں وصول کر کے ارسال کرتے۔ چار پانچ دن بیمار رہ کر نمونیہ بیماری ہو کر مورخہ ۹/۱/۶۱ کو وفات پائی مرحوم نے چار لڑکے اور ایک لڑکی یادگار چھوڑے ہیں۔ لڑکے اور لڑکی مخلص احمدی ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

(سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ ضلع لائلپور)

(۲) ملک نور محمد صاحب نمبردار کنگے زئی مہاجر فیض اللہ چک حال چک ۲۴۵ E.B ضلع منٹگمری ۶ فروری ۱۹۶۱ء کو بوقت سوا دس بجے گنگو منڈی سے وہاڑی بذریعہ بس سفر پر روانہ ہوئے وہاڑی سے پانچ میل کے فاصلہ پر بس ہی میں حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم خدا ترس اور بہت نیک انسان تھے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ (ماسٹر عبدالعزیز پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۴۵ E.B براستہ عارف والا ضلع منٹگمری)

(۳) والد مکرم چوہدری غلام دین صاحب المعروف غلام قادر ساکن موضع کھمن کلاں تحصیل و ضلع گوجرانوالہ سیوہ حال کبیر والا جو کہ ایک نیک اور مخلص احمدی تھے یکم رمضان کو وفات پا گئے۔ احباب جماعت درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

(محمد صدیق سابق ریڈر تحصیلدار صاحب کبیر والا ضلع ملتان)

قیمتیں کم رکھنے کیلئے کسی بھی مقدار میں اشیاء کی درآمد سے گریز نہیں کیا جائیگا

صنعتکاروں کو درآمد کے چیف کنٹرولر کا انتباہ

لاہور ۲۲ فروری۔ درآمد و برآمد کے چیف کنٹرولر مسٹر الطاف گوہر نے اس انتباہ کو دہرایا ہے کہ قیمتیں کم رکھنے کے لئے حکومت کسی بھی مقدار میں اشیاء درآمد کرنے سے گریز نہیں کرے گی۔ یاد رہے کہ خزانہ صنعت اور تجارت کے وزراء بھی اس سے قبل صنعت کاروں کو یہ تنبیہ دے چکے ہیں

لاہور کے ایوان صنعت و تجارت سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر الطاف گوہر نے کہا کہ حکومت قیمتوں میں روز افزوں اضافے کا سلسلہ جاری نہیں رہنے دیگی۔ نہ وہ اشیاء صرف کی قلت یا ذخیرہ اندوزی کی اجازت دے گی۔

کنٹرول ختم ہونے کے بعد بعض اشیاء بالخصوص کپڑے کی قیمتوں میں اضافے سے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر الطاف گوہر نے کہا کہ قیمتوں میں عارضی اضافہ تو ہونا ہی تھا۔ تاہم آپ نے کہا کہ کنٹرول ختم کرنے کی پالیسی کے فوائد ایک یا دو دن میں حاصل نہیں ہو سکتے تاہم آپ نے صنعت کاروں سے کہا کہ ان کا یہ خیال ہے کہ وہ صارفین کے مفاد کو نقصان پہنچا کر آناً فاناً آسانی سے دولت کما سکتے ہیں تو وہ غلطی پر ہیں۔ مسٹر الطاف گوہر نے کہا کہ اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت فراخدلی سے اشیاء درآمد کرے گی۔ اس کے نتائج کیا ہوں گے یہ دیکھنا ہمارا کام ہے۔

معاوضہ کی جعلی کتابوں کے خلاف مہم

لاہور ۲۲ فروری پیف سیٹلمنٹ کمشنر پیر احسن الدین نے کل صوبائی دارالحکومت میں انکشاف کیا کہ محکمہ بحالیات کے انفورسمنٹ سٹاف نے گزشتہ کچھ عرصہ کے دوران میں صرف ضلع ملتان میں قریباً چار سو جعلی معاوضہ کی کتابیں برآمد کی ہیں

آپ نے کہا کہ اس سلسلہ میں بعض افراد کو مارشل لا کے تحت گرفتار کیا گیا ہے اور مستقبل قریب میں مزید افراد کی گرفتاری کا امکان ہے ہو سکتا ہے کہ جعلسازوں کے اس خطرناک گروہ میں محکمہ بحالیات کے بعض چھوٹے یا بڑے ملازمین بھی شامل ہوں۔

پیر احسن الدین نے بتایا کہ محکمہ بحالیات کا انفورسمنٹ سٹاف کچھ عرصہ سے ملتان اور ڈیرہ غازی خاں کے اضلاع میں ساری معاوضہ کی کتابیں چیک کرنے میں مصروف ہے چنانچہ اس بناء پر اب تک ان دونوں اضلاع میں قریباً چھیالیس لاکھ روپے کی جعل سازی کا پتہ چلا ہے۔ ممکن ہے کچھ عرصہ کے بعد جعل سازی کی یہ رقم کروڑوں روپے تک پہنچ جائے۔ آپ نے کہا کہ میں نے اس صورت کے پیش نظر انفورسمنٹ سٹاف کو ہدایت کی ہے کہ ملتان اور ڈیرہ غازیخاں میں تفتیش اور چیکنگ کا کام مکمل کرنے کے بعد دوسرے اضلاع میں بھی ساری معاوضہ کی کتابوں کی جانچ پڑتال کی جائے۔

پیر صاحب نے بتایا کہ جعل سازوں کے اس گروہ یا گروہوں کا طریق کار یہ ہے کہ پہلے نامعلوم کلیمز افسروں کے جعلی فیصلے تیار کئے جاتے تھے اور پھر ان فیصلوں کی بناء پر محکمہ بحالیات کے مختلف دفاتر سے معاوضہ کی کتابیں حاصل کی گئیں۔ آپ نے کہا کہ ظاہر ہے کہ جعل سازوں کو اس ناپاک کام میں محکمہ بحالیات کے بعض ملازمین کی امداد ضرور مہیا ہو گی

اکرام اللہ سے بروہی کی ملاقات

کراچی ۲۲ فروری۔ بھارت میں پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر اے کے بروہی نے آج کراچی میں وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر محمد اکرام اللہ سے ملاقات کی۔ مسٹر بروہی اور مسٹر اکرام اللہ دونوں میں سے کسی نے بھی بات چیت کی نوعیت نہیں بتائی۔ مسٹر بروہی نے کہا کہ وہ نجی دورے پر کراچی آئے ہوئے ہیں۔

سیاسی مبصرین نے یقین ظاہر کیا ہے کہ مسٹر بروہی نے سیکرٹری وزیر خارجہ سے جبل پور اور بھارت کے دوسرے مقامات پر فرقہ وارانہ فسادات سے پیدا ہونے والی صورت حال پر بات چیت کی۔ پاکستان کے سرکاری حلقوں کو بھارت کی صورت حال کے بارے میں تشویش ہے جس نے اس ملک کے اقلیتی فرقوں کے دلوں میں خوف و ہراس پیدا کر دیا ہے۔

لیاقت نہرو معاہدہ کے بعد :-

بھارت میں پانچ سو سے زیادہ فرقہ وارانہ فسادات ہوئے

کراچی ۲۳ فروری بھارتی اخبارات میں شائع ہونے والی اطلاعات سے جو اعداد و شمار جمع کئے گئے ہیں ان کے مطابق اپریل ۱۹۵۰ء میں لیاقت نہرو معاہدہ کے بعد سے اب تک "سیکولر" بھارت میں پانچ سو چار بڑے بڑے فسادات ہو چکے ہیں جن میں مسلمانوں کو زبردست جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا۔

اگر جبل پور اور مدھیہ پردیش کے حالیہ فسادات کو بھی شامل کر لیا جائے تو فرقہ وارانہ فسادات میں مجموعی طور پر تین سو چوہتر ۳۷۴ مسلمان شہید اور کم سے کم تین ہزار چار سو اٹھاون شدید مجروح ہوئے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ لیاقت نہرو معاہدہ میں دونوں حکومتوں سے یہ توقع ظاہر کی گئی تھی کہ وہ اپنے ہاں اقلیتوں کے جان و مال اور عزت و وقار کا تحفظ کریں گی اس عرصہ کے دوران پاکستان میں ہندوؤں کے خلاف ایک فساد بھی نہیں ہوا۔

بھارتی اخباروں کی رپورٹوں کے مطابق صرف پچھلے سال بھارت کے مختلف حصوں میں مسلمانوں کے خلاف جو پچاس ہنگامے برپا کئے گئے ان میں چالیس سے زیادہ مسلمان شہید اور پانچ سو مجروح ہوئے ہزاروں مساجد کی بے حرمتی کی گئی نہرو لیاقت معاہدہ کی رو سے یہ طے پایا تھا کہ مسلمانوں کی جن مساجد اور درگاہوں پر زبردستی قبضہ کیا گیا ہے وہ مسلمانوں کو لوٹا دی جائیں گی لیکن آج تک یہ سب مقدس مقامات بدستور ہندوؤں کے قبضہ میں ہیں گزشتہ سال بھارت میں بیس مساجد گرا دی گئیں یا ان پر غیر مسلموں نے قبضہ کر لیا۔

ڈیگال بورقیبہ ملاقات

پیرس ۲۳ فروری ، باخبر حلقوں نے بتایا ہے کہ تونس کے صدر حبیب بورقیبہ اور فرانس کے صدر ڈیگال کی ملاقات آئندہ ہفتے کے آخر میں ہوگی تونس کے وزیر اطلاعات مسٹر مسعودی اور فرانسیسی وزیر خارجہ مسٹر مرویل دونوں سربراہوں کی بات چیت سے متعلق ضروری تفصیلات کو آخری شکل دے رہے ہیں۔

اشیائے صرف کے نرخوں میں فوری کمی ممکن نہیں

درآمد اور ملکی پیداوار میں اضافے کیلئے ضروری اقدامات کئے جائیں گے (الطاف گوہر)

لاہور ۲۳ فروری۔ مسٹر الطاف گوہر چیف کنٹرولر درآمد برآمد نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تمام اشیائے صرف کی قیمتوں میں کمی کا خوشگوار امکان فوری طور پر نہیں ہے تاہم حکومت عام استعمال کی کئی اور چیزوں کے نرخ اعتدال پر لانے کی غرض سے درآمد اور ملکی پیداوار میں اضافہ کے لئے بعض اقدامات عنقریب کرے گا۔

چیف کنٹرولر نے اقتصادیات کے طالب علموں سے کہا کہ وہ ان غیر اقتصادی عوامل کو بھی نگاہ میں رکھیں جو ایک ترقی پذیر معاشرہ میں ہوتے ہیں اس لئے نرخوں کو معتدل سطح پر لانے کے لئے چند تبدیلیوں کی ضرورت ہوتی ہے آپ نے کہا کہ ڈیڑھ برس پہلے ہمارے یہاں بحرانی کیفیت تھی ، ۱۹۵۸ء کے اختتام پر پتہ چلا کہ حکومت نے زرمبادلہ کی گنجائش سے کہیں زیادہ اشیائے صرف درآمد کرنے کی اجازت دے دی گئی تھی مثال کے طور پر ہم درآمد کے عہد میں ڈیڑھ کا گرم مصالحہ منگا لیا کرتے تھے کیونکہ ہم نے اپنی ضرورتوں کی اہمیت کو ان دنوں متعین نہیں کیا تھا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ صنعتی ترقی اور زرعی مقاصد کے لئے مشینری منگوانے کی بجائے کثیر زرمبادلہ غیر ضروری اشیاء کی درآمد کی نذر ہو گیا۔ چنانچہ اٹھارہ ماہ پہلے ملک کے صنعتی مقاصد کے لئے تیس فی صد خام مال درآمد کیا جاتا تھا یہی وجہ تھی کہ ملکی مصنوعات پر اصل لاگت بڑھ جاتی تھی اور صارفین کو عام چیزوں کے زیادہ دام ادا کرنے پڑتے تھے۔

کانگو میں جنگی تیاری کا حکم

الزبتھ ویل ۲۳ فروری حفاظتی کونسل نے کانگو میں ضرورت پڑنے پر اقوام متحدہ کو فوج استعمال کرنے کی اجازت دینے سے متعلق جو قرارداد منظور کی ہے کاتنگا کے صدر مسٹر شومبے نے اس سے پیدا شدہ "خطرے" کا مقابلہ کرنے کے لئے کاتنگا کے تمام باشندوں کو (خواہ وہ افریقی ہوں یا سفید فام) لام بندی کا حکم دیا ہے اس کے ساتھ ہی مسٹر شومبے نے تجویز پیش کی ہے کہ چھ مارچ کو جنیوا میں رد و مبائی حامی حکومت کے سربراہ مسٹر گزینگا سمیت) کانگو کے تمام لیڈروں کی کانفرنس بلائی جائے یاد رہے کہ متعدد کمیونسٹ اور غیر جانبدار ملکوں نے گزینگا حکومت کو کانگو کی جائز حکومت تسلیم کر رکھا ہے۔

مسٹر شومبے نے کاتنگا کے [illegible] کے نام ایک نشری تقریر میں کہا: لام بندی ان کے جان و مال کی حفاظت کے لئے کی گئی ہے جنہیں اقوام متحدہ کے فیصلے سے خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

ولادت

مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم اے کو اللہ تعالیٰ نے بچی عطا فرمائی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو ان کے لئے قرۃ العین اور موجب برکات بنائے۔

درخواست دعا

میرے والد مکرم مولوی غلام مصطفےٰ صاحب شدید بیمار ہیں آپ کو فالج اور بلڈ پریشر کی تکلیف ہے اور حالت بہت تشویشناک ہے احباب انکی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔
عبدالماجد اختر از لاہور

رنگون میں فسادات کے بعد فوج نے شہر کا نظم و نسق سنبھال لیا

امریکی سفارتخانہ کے سامنے لوممبا کے قتل پر زبردست مظاہرہ

رنگون ۲۳ فروری۔ برما کے دارالحکومت رنگون میں فسادات کے بعد برمی فوج نے شہر کا نظم و ضبط سنبھال لیا ہے۔ ان مظاہروں میں دو افراد ہلاک اور ترپن مجروح ہوئے۔ مظاہرین مسٹر لوممبا کے قتل اور برمی علاقوں میں لڑنے والی کومنتانگ چھاتہ بردار فوج کو امریکی اسلحہ کی بینہ سپلائی کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے امریکی سفارت خانے کے سامنے مظاہرے کر رہے تھے۔

پولیس نے مظاہرین کو جن میں اکثریت طلباء کی تھی منتشر کرنے کے لئے اشک آور گیس استعمال کی اور جب مظاہرین نے امریکی سفارت خانے کے قریب ایک پولیس چوکی پر پتھراؤ کیا تو پولیس نے ہوائی فائر بھی کئے۔ مظاہرین نے ایک امریکی فضائی کمپنی کے دفتر کو تباہ کر دیا تھا۔ مظاہرین رات گئے تک شہر کے بازاروں میں گشت کرتے رہے۔

بیان کیا جاتا ہے مظاہرین نے منتشر ہونے کی بجائے پولیس پر ہلہ بول دیا تو پولیس نے اشک آور گیس استعمال کرنے کے علاوہ لاٹھی چارج بھی کیا۔ بعد میں مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے فوج کی امداد طلب کر لی گئی۔

ان مظاہرین جن کی تعداد دو ہزار سے زائد بیان کی جاتی ہے مسٹر لوممبا کے قتل اور برمی علاقے میں کومنتانگ چھاتہ فوج کے لئے طیاروں کے ذریعے امریکی اسلحہ گرانے کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔

ادھر امریکہ اور برما کے حکام اس بات کی تحقیقات شروع کر رہے ہیں کہ امریکی اسلحہ کومنتانگ چھاتہ فوج کے ہاتھ کیسے لگ گئے۔

ادھر واشنگٹن میں دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ برمی علاقے میں لڑنے والی کومنتانگ چھاتہ فوج خلاف قانون فوج ہے اور وہ امریکی فوجی امداد کی مستحق نہیں۔

بھارت کے لئے جرمنی امداد

فرینک فورٹ ۲۳ فروری مغربی جرمنی کی حکومت قرضوں اور فنی امداد کی شکل میں بھارت کے تیسرے پانچسالہ منصوبہ کے لئے دس کروڑ جرمن مارک (تقریباً ۲۵ کروڑ ڈالر) کی امداد دے گی۔ مغربی جرمنی نے دوسرے پانچ سالہ کی سکیموں کے لئے بھی بھارت کو اتنی ہی امداد دی تھی اس امداد کا اعلان جرمن وزیر خارجہ نے کیا جو امداد سے متعلقہ مسائل پر بات چیت کرنے کے لئے دہلی روانہ ہو گئے۔

سوا لاکھ ٹن چاول مشرقی پاکستان بھیجا گیا

لاہور ۲۳ فروری۔ مشرقی پاکستان روانہ کرنے کے لئے کنگنی اور جوشی چاول کی بہم رسانی اس سال پہلے کے مقابلے میں پچاس فیصد زیادہ ہوئی۔ موجودہ فصل میں بہم رسانی کی مقدار دو لاکھ ٹن مقرر کی گئی تھی جس میں سے ایک لاکھ چوبیس ہزار ٹن چاول سپلائی کیا جا چکا ہے۔ مزید ۴۱ ہزار ٹن چاول کا معاہدہ ہو چکا ہے۔ اس طرح کل مقدار ایک لاکھ ۶۵ ہزار ٹن تک پہنچ جاتی ہے۔ گزشتہ سال اسی مدت کے دوران صرف ۸۴ ہزار ٹن چاول حاصل کیا جا سکا تھا۔ حکومت مغربی پاکستان نے برآمد کی غرض سے ایک لاکھ بیس ہزار ٹن چاول پہلے ہی کراچی روانہ کر دیا گیا ہے۔

علاوہ ازیں اعلیٰ قسم کا چاول اس وقت تک ۶۵ ہزار ٹن سے زیادہ حاصل کیا جا چکا ہے جبکہ اس سال بہم رسانی کی حد ایک لاکھ ٹن مقرر کی گئی ہے۔ صوبائی محکمہ خوراک کو توقع ہے کہ اپریل کے آخر تک یا زیادہ سے زیادہ مئی تک اتنی مقدار حاصل کر لی جائے گی۔

روس میں بھارتی ہوابازوں کی تربیت

نئی دہلی ۲۳ فروری۔ بھارتی وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن نے کہا ہے کہ بھارت نے روس سے جو ہوائی جہاز خریدے ہیں ان کو چلانے کی ضروری تربیت حاصل کرنے کے لئے بھارتی فضائیہ کے ہوابازوں کو روس بھیجا گیا ہے۔ مسٹر مینن نے کہا کہ یہ طیارے گزشتہ نومبر میں خریدے گئے تھے جنہیں ہمالیہ کے سرحدی علاقہ میں آدمیوں، سامان کی نقل و حمل کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ بھارتی وزیر دفاع نے طیاروں یا روس میں ٹریننگ حاصل کرنے والے بھارتی ہوابازوں کی تعداد نہیں بتائی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴